



4920CH34

میرا سفر

پھر اک دن ایسا آئے گا
 آنکھوں کے دیے بجھ جائیں گے
 ہاتھوں کے کنول کھلائیں گے
 اور برگِ زباں سے نُطق و صدا
 کی ہر تپتی اُڑ جائے گی
 اک کالے سمندر کی تہہ میں
 کلیوں کی طرح سے کھلتی ہوئی
 پھولوں کی طرح سے ہنستی ہوئی
 ساری شکلیں کھو جائیں گی
 خون کی گردش، دل کی دھڑکن
 سب راگنیاں سو جائیں گی
 اور نیلی فضا کی مٹھل پر
 ہنستی ہوئی ہیرے کی یہ کئی
 یہ میری جنت، میری زمیں
 اس کی صحیحیں، اس کی شامیں
 بے جانے ہوئے، بے سمجھے ہوئے
 اک مُشتِ غبارِ انساں پر
 شبنم کی طرح رو جائیں گی
 ہر چیز بھلا دی جائے گی

یادوں کے حسین بُت خانے سے
 ہر چیز اٹھادی جائے گی
 پھر کوئی نہیں یہ پوچھے گا
 سردار کہاں ہے محفل میں؟
 لیکن میں یہاں پھر آؤں گا
 بچوں کے دہن سے بولوں گا
 چڑیوں کی زباں سے گاؤں گا
 جب بیج نہیں گے دھرتی میں
 اور کونپلیں اپنی اُنگی سے
 مٹی کی تہوں کو چھیڑیں گی
 میں پتی پتی، کلی کلی
 اپنی آنکھیں پھر کھولوں گا
 سرسبز ہتھیلی پر لے کر
 شبنم کے قطرے تولوں گا
 میں رنگِ حنا آہنگِ غزل
 اندازِ سخن بن جاؤں گا
 رخسارِ عروسِ نو کی طرح
 ہر آنچل سے چھن جاؤں گا
 جاڑوں کی ہوائیں دامن میں
 جب فصلِ خزاں کو لائیں گی
 رہرو کے جواں قدموں کے تلے

سوکھے ہوئے پتوں سے میری
 ہنسنے کی صدائیں آئیں گی
 دھرتی کی سنہری سب ندیاں
 آکاش کی نیلی سب جھیلیں
 ہستی سے مری بھر جائیں گی
 اور سارا زمانہ دیکھے گا
 ہر قصہ مرا افسانہ ہے
 ہر عاشق ہے سردار یہاں
 ہر معشوقہ سلطانہ ہے
 میں ایک گریزاں لمحہ ہوں
 ایام کے افسوں خانے میں
 میں ایک تڑپتا قطرہ ہوں
 مصروف سفر جو رہتا ہے
 ماضی کی صراحی کے دل سے
 مستقبل کے پیمانے میں
 میں سوتا ہوں اور جاگتا ہوں
 اور جاگ کے پھر سو جاتا ہوں
 صدیوں کا پرانا کھیل ہوں میں
 میں مَر کے امر ہو جاتا ہوں!

سردار جعفری

سوالوں کے جواب لکھیے

1. اس نظم میں شاعر نے زندگی کی کس حقیقت کو واضح کیا ہے؟
2. ہر عاشق ہے سردار یہاں
ہر معشوقہ سلطانہ ہے
- مندرجہ بالا شعر میں سردار اور سلطانہ کون ہیں؟ شاعر نے ان دو ناموں کو بیان کر کے، کیا کہنے کی کوشش کی ہے؟
3. یہ نظم آپ کو کبسی لگی؟ لکھیے۔